انسانی حقوق کے علمبردار کون تھے؟

آج پھر دین حق پر کفر آمیز تنقید کی وباء پھوٹ پڑی ہے۔ ازلی و ابدی سچائیوں کی تردید کا طاعون پھیل گیا ہے۔ خلاف شریعت عقائد و نظریات کی توپیں چل رہی ہیں۔ پھر وہی زبان بولی جارہی ہے، علماء کی غیرت کو چیلنج ہورہا ہے۔ پھر پیغمبر کی عزت پر حرف آرہا ہے۔ قرآن کی غلط تفسیریں ہورہی ہیں۔ حدیث کے نام پر تہمتیں باندھی جارہی ہیں۔ ناپاک جمہوریت کو اسلامی نظام پر ترجیح دی جارہی ہے اور افلاطون کو انسانی حقوق کا علمبردار بتایا جارہا ہے۔

میں کہتا ہوں! کائنات میں اس سے بدترین جھوٹ کوئی نہیں۔ یہ پیغمبروں کی پوری جماعت پر تہمت ہے۔ وہ افلاطون جو اپنے ایمان کی ضمانت نہیں دے سکتا وہ دنیا کو سب سے پہلے انسانی حقوق سے کیسے آشنا کرسکتا ہے؟ اگر اللہ کی مخلوق کو پہلی مرتبہ اس کے حقوق سے آشنا کرنے والا افلاطون یا اس کا بدمعاش شاگرد ارسطو ہے تو پھر انبیاء کس لئے بھیجے گئے؟ وہ دنیا میں کیا کرنے آئے تھے؟ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ساری کائنات کو اللہ کی طرف سے دیئے ہوئے عوامی حقوق سے آشنا کرایا اس وقت جمہوریت کے کسی باباجان کا عالم ارواح میں بھی وجود نہیں تھا۔ کائنات میں ایسا کوئی زمانہ نہیں گزرا کہ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی نہ کوئی نبی اور رسول خطہ زمین پر بسنے والے عوام کو ان کے حقوق نہ بتارہا ہو اور انہیں ان کی پامال زندگی سے اٹھا کر انسانیت کے مرتبہ پر فائز نہ کرتا رہا ہو۔

جانشینِ امیر شریعت
سید ابومعاویہ ابوذر بخاری مدظلہ
خطاب، حاصل پور، ٦ مارچ ۱۹۸۲ء

❋